روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 104 | بدھ 6 محرم الحرام- 1418ھ 14 ہجرت 1376ھش 14 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارکانِ (عبادت) دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمت گاراں میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارگراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے' تو تم ہی بتاؤ۔ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے؟ اور جب تک لذّت اور سرور نہ آئے۔ اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہو گی اور یہ اس وقت ہو گا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّلِ تام ہو کر آستانہ اُلوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے' روح بھی بولے۔ اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 104)

اپنے ہر فعل اور ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رضا مدنظر رکھو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مدنظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جا ملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ میں حیران رہ جاتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کو دنیا اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ لالچ مال میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ علم میں بھی ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث یہ علم کا لالچ بھی ہوا ہے انہیں علم کلام کی حرص پیدا ہوئی۔ دوسروں کو فلسفہ میں باتیں کرتے دیکھ کر علم کلام بنایا۔ اور اسلام کا ستیاناس کر دیا کیونکہ انہوں نے پیشاب کو دودھ میں ملا دیا۔

بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی طرف کھینچنے والی جو چیزیں ہیں۔ ان کی طرف جب متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو اصل مقصد اور مدعا کے پانے سے رہ جاتا ہے۔ لیکن جب اس میں یہ روح پیدا ہو جائے کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو پھر خواہ کتنی روکیں اس کے راستہ میں آئیں۔ ان سے نکل جائے گا۔ اور اسے کوئی نقصان نہ ہو گا۔

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ ' دنیا کے مال' دنیا کے فوائد' دنیا کے منافع تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ خواہ تم کیسے دعوے کرنے والے اور کیسی باتیں بنانے والے ہو۔ کیا مسلمانوں میں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے پہلے ایسے لوگ نہیں تھے انہوں نے کیا بنا لیا اور وہ کیا کر سکے۔

میں اس روح کو لفظوں میں تمہارے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر جب پکڑنے اور بیان کرنے لگتا ہوں۔ تو رہ جاتا ہوں۔ اور بیان نہیں کر سکتا۔ یہ روح ذہنی طور پر پیدا ہو جاتی ہے اور جب پیدا ہو جائے تب ہی اس کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ لفظوں میں اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

باقی صفحہ 7 پر

الفضل انٹرنیشنل لندن 2 مئی 1997ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی' روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہ سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو وڈیو (یو۔کے) سے اس کی وڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

ہفتہ 12- اپریل 1997ء آج کے پروگرام کے مطابق بچوں کے ساتھ ملاقات تھی۔ سب سے پہلے ملیحہ منور نے اپنے مخصوص انداز میں نظم پڑھی پھر بعض بچوں نے تقاریر کیں۔ طارق حیات نے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کی سوانح بیان کی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے بارے میں حضرت صاحب نے 30 سال کی عمر میں ربوہ میں دیکھا ہوا ایک خواب بیان فرمایا۔

اتوار 13- اپریل 1997ء آج انگریزی بولنے والے افراد کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ مہمانوں میں شام اور ترکی کے احباب و خواتین شامل تھے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے سوالات اور جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت عیسیٰ کے ٹیورین کفن کے بارے میں سوال کیا گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا سائنسدانوں کی توجہ یہ ثابت کر سکتی ہے کہ کپڑے کا یہ ٹکڑا ان کے صلیب پر نہ فوت ہونے کا ثبوت ہے۔

☆ کیا حضرت صاحب کے مباہلہ کا تعلق الجیریا کے ساتھ بھی ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ خاص قسم کا چیلنج تھا جس کے لئے میرے الفاظ قابل غور ہیں۔ یہ ہم سے اختلاف رکھنے والوں کے لئے نہیں۔ ہم پر جھوٹے اتہام لگانے والوں کے لئے ہے۔

☆ مسلمانوں کو حصول علم کی تاکید ہے۔ آج کل علوم کی بہت سی شاخیں ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی بھی علم ایسا نہیں جو خدا تک نہ پہنچاتا ہو۔ علم وہ ذریعہ ہے جو سچائی تک لے جاتا ہے اور اندھیرے سے نور کی طرف لاتا ہے۔ اور سائنس کا علم تو ضرور خدا تک لے جاتا ہے۔

☆ انسان پر ماحول کے اثر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں اللہ کا Key Word ارشاد ہے کہ کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں ڈالی جاتی اور اس میں بھی لفظ "وسعہا" (Capacity) قابل غور ہے۔

☆ کیا حضرت بانی سلسلہ کی کوئی ایسی پیشگوئیاں ہیں جو ابھی پوری نہیں ہوئیں؟

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

14- ہجرت 1376 ہش — 14- مئی 1997ء

ہمارے کرنے کے کام

حضرت امام جماعت الاول نے امامت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جو پہلی تقریر فرمائی تھی اس میں احباب جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے کیا کیا کام تھے۔ اس سلسلے میں آپ نے چار امور کا ذکر فرمایا اور ان کے متعلق یہ تلقین کی کہ یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں جاری رکھنی ہیں۔ دراصل جماعت کو ہر وقت یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کیا کام تھے اور ہمیں ان کاموں سے کس طرح عہدہ برآ ہونا ہے۔ آپ نے جن چار کاموں کی نشان دہی کی وہ یہ ہیں۔

1- ان کی اپنی عبودیت 2- کنبہ پروری 3- مہمان نوازی 4- اشاعت دین

اگرچہ عام طور پر بات کرتے ہوئے یہی کہا جاتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دنیا میں اشاعت دین کے لئے تشریف لائے تھے۔ لیکن اگر ان چار کاموں کی طرف دیکھا جائے تو بڑی آسانی سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ اگرچہ من حیث المجموع تو آپ کا کام اشاعت دین ہی تھا۔ لیکن اس کی تین دیگر شقیں ایسی ہیں جو ہر شخص کی زندگی پر حاوی بھی ہیں اور جن سے عہدہ برآ ہو کر وہ اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔ اور اپنے ماحول میں بہتری پیدا کر سکتا ہے۔

سب سے پہلی بات تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی عبودیت تھی۔ پس ہمیں ہمیشہ یہ دیکھتے رہنا چاہئے کہ ہم اپنی عبودیت کو کس منزل تک پہنچا رہے ہیں۔ ہمیں عبودیت کے رنگ سمجھنے چاہئیں اور اپنی زندگی کو ان سے رنگین کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ہمیشہ بتایا جاتا ہے عبودیت صرف ان باتوں کا نام نہیں جنہیں عام طور پر رسمی طور پر عبادت کہا جاتا ہے انسان جو کچھ بھی کرے اسے عبودیت کا رنگ دیا جاسکتا ہے۔ کھانا کھائے تو اس لئے کہ خدا کا ارشاد ہے۔ کپڑے پہنے اور اچھے کپڑے پہنے تو اس لئے کہ یہ خدا کا ارشاد ہے۔ تجارت کرے، زمینداری کرے، تعلیم و تعلم کا پیشہ اختیار کرے۔ یہ ساری باتیں وہ اگر خدا کے لئے کرتا ہے تو یہ عبادت میں شامل ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں اس بات کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھنی چاہئے کہ ہم میں عبودیت کا رنگ کیسا ہے۔ اور ہم کس کس طرح اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ہم صحیح معنوں میں اس کا اظہار کر رہے ہیں تو خدا تعالیٰ بھی خوش اور بندے بھی خوش اور خدا تعالیٰ کا خوش ہو جانا ہی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔

دوسری بات جس کی طرف حضرت صاحب توجہ دیتے تھے وہ کنبہ پروری تھی۔ کنبہ پروری سے مراد یہ ہے اپنے خاندان کے تمام افراد کا خیال رکھنا۔ ان کی مدد کرنا۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے بڑھانا۔ سب سے پیار کرنا۔ کسی سے نفرت نہ کرنا۔ کنبہ پروری یہاں ان معنوں میں استعمال ہوا ہے ان معنوں میں نہیں کہ خدانخواستہ اپنے رشتہ داروں کو ناجائز منفعت پہنچائی جائے۔ کنبہ پروری ایک نہایت اچھی صفت ہے اگر جائز طریق پر اپنے خاندان کے تمام افراد کا خیال رکھا جائے۔ ان کی مدد کی جائے۔ ان کو جسمانی اور روحانی طور پر آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خاندان کا خیال رکھے تو کسی اور کو اس کے خاندان کے کسی فرد کا خیال رکھنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ اگر یہ بات دنیا بھر میں پھیل جائے کہ ہر شخص اس رنگ میں کنبہ پروری کرے کہ وہ اپنے خاندان کے تمام افراد کا سربراہ بن کر ان کی ضروریات کی طرف نگاہ رکھے ان کی مدد کرے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دنیا جنت نظیر بن جائے گی۔ کہیں کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔ کہیں کوئی فساد برپا نہیں ہوگا کوئی کسی سے حسد نہیں کرے گا کوئی کسی کے لئے دل میں کینہ نہیں رکھے گا۔

پس دوسرا کام جو ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے سیکھ کر کرنا ہے وہ جائز طور پر اپنی کنبہ پروری ہے۔ کیا ہم ایسا کرتے ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے لئے قابل غور ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کہاں تک اس بات کا خیال رکھتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کر لینا آسان ہے لیکن اپنوں کے ساتھ ہمدردی جو نہایت ضروری ہے اس سے بعض اوقات چشم پوشی کر لی جاتی ہے۔ گریز کر لیا جاتا ہے۔ اپنے بے شک بھوکے رہیں دوسروں کو کھانا کھلانے کی ہم سوچتے ہیں۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو کھانا نہ کھلایا جائے لیکن سب سے پہلے حق اپنوں کا ہے۔ پس دوسری بات جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ رکھتے تھے اور جسے ہمیں اپنی زندگی کا لازمہ حیات بنالینا چاہئے وہ کنبہ پروری ہے۔

تیسری بات مہمان نوازی تھی یہ اپنے گھر سے آگے بڑھ کر دوسرے افراد کا خیال رکھنے والی بات ہے۔ بعض لوگ مہمان گھر میں آجائے تو بڑے جز بز ہوتے ہیں۔ کچھ دن رہے تو اس سے اکتا جاتے ہیں لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں ایک بہت بڑا کام جو نظر آتا ہے وہ مہمان نوازی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ حضرت صاحب خود اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی فرماتے۔ کھانے کی پلیٹیں اٹھائے لا رہے ہیں۔ ان کے لئے چارپائیوں اور بستر کا انتظام فرما رہے ہیں اور پھر جب وہ جانے لگتے تو ان سے آپ فرماتے کہ اگر آپ کچھ دن اور ٹھہر جائیں تو ہمیں بڑی راحت ہوگی۔ یہ ہے حقیقی مہمان نوازی کہ نہ صرف انسان مہمان کے گھر آنے پر خوش ہو بلکہ بڑی بشاشت کے ساتھ اسے اپنے پاس رکھے اور جب وہ جانے لگے تو دل کی گہرائیوں سے اس بات کا اظہار کرے کہ ان کا آنا بابرکت تھا اور اگر وہ مزید ٹھہریں تو اور بھی خوشی کا باعث ہوگا۔

چوتھی بات اشاعت دین ہے اشاعت دین تو جیسے کہ ہم نے پہلے کہا ہے ایسی بات ہے کہ جب بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ذکر کیا جائے اور آپ کے کام کی طرف توجہ دی جائے تو یہی کہنا پڑتا ہے کہ آپ اشاعت دین کے لئے تشریف لائے تھے۔

پس آیئے ہم حضرت صاحب کی ان چار باتوں کو اپنی زندگی کا لازمہ حیات بنالیں اور بھرپور طور پر ان کی طرف توجہ دیں۔

خدمتِ خلق کا یہ مطلب ہے
سب کی خدمت بطیبِ خاطر ہو
کوئی اپنا ہو یا پرایا ہو
ایک جیسا سلوک ظاہر ہو

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو: یوسف سہیل شوق

محترم راجہ غالب احمد صاحب

ایک روز بڑا دلچسپ واقعہ پیش آیا۔

ایک ادبی رسالے کی ورق گردانی کرتے ہوئے میں نے ایک نام پر انگلی رکھتے ہوئے اپنے ایک دوست سے کہا کہ ' یہ قلم کار ایک احمدی ہیں۔ یہ نام تھا۔ غالب احمد' میرے دوست نے جو خود بھی پڑھے لکھے اور صاحب قلم ہیں۔ مجھ سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ آپ کو غلطی فہمی ہوئی ہے! یہ صاحب غالب احمد ہیں اور ہماری جماعت کے جو شاعر اور ادیب اور قلم کار ہیں ان کا نام راجہ غالب احمد ہے جو سرگودھا بورڈ کے چیئرمین اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین رہے ہیں! میرے فاضل دوست نے اس اعتماد کے ساتھ میری غلطی کی نشاندہی کی کہ ایک بار تو میں بھی چکرا کر رہ گیا۔

قارئین محترم! ادبی دنیا میں غالب احمد کے نام سے معروف شاعر اور ادیب یہی ہمارے راجہ غالب احمد ہیں جو آج کل جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری جنرل ہیں اور کئی بار آپ کو جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان کے طور پر پریس کانفرنسیں کرنے' اور بیانات جاری کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ آج انہی سے ایک ملاقات کا احوال آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

مکرم راجہ غالب احمد صاحب گجرات شہر میں 17۔ اگست 1928ء کو پیدا ہوئے۔ آج جبکہ آپ کی روشن اور چمکدار آنکھوں والے چہرے کا احاطہ سفید بالوں نے کر لیا ہے تو آپ کی عمر 69 سال ہو چکی ہے۔

آپ کے والد محترم راجہ علی محمد صاحب تھے جنہوں نے 1905ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں شمولیت کا گراں قدر مرتبہ پایا۔ جماعت احمدیہ کے نامور مناظر حضرت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم جن کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے "خالد" کا خطاب عطا فرمایا آپ کے ماموں تھے۔ راجہ غالب احمد صاحب کے نانا حضرت ملک برکت علی صاحب تھے۔

والد محترم محترم راجہ غالب احمد صاحب کے والد کا تعلق کوٹ راجگان چوعہ سیدن شاہ ضلع چکوال سے تھا۔ والد صاحب نے محکمہ مال میں ملازمت اختیار کی اور 1944ء میں مہتمم بندوبست کے عہدے پر پہنچ کر ریٹائر ہوئے۔ یہ عہدہ اس وقت ڈپٹی کمشنر کے عہدے کے مساوی سمجھا جاتا تھا۔ راجہ علی محمد صاحب جب 55 سال کی عمر میں ریٹائر ہوئے تو ابھی گھر کی ذمہ داریاں سر پر تھیں۔ معاش کی فکر ستا رہی تھی۔ ایسے میں آپ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رویاء دکھائی جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ کے دل کو چیر کر ایک سمندر بنا دیا گیا ہے اور اس میں یہ الفاظ بے آواز خاموشی کے ساتھ گر رہے ہیں'

"میرے منعم کریمی" "میرے رازق حقیقی"

اس رویاء کی صداقت اس طرح ظاہر ہوئی کہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کو ریاست جودھپور میں ریونیو منسٹر کے اعلیٰ عہدے کی ملازمت مل گئی اور اس کے بعد کوئی دن ایسا نہیں چڑھا کہ مالی لحاظ سے آپ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی ہو۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد 28 سال مزید عمر پائی اور 1972ء میں 87 سال کی عمر میں وفات پائی تو مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ بے حد آسودہ حال تھے۔ گلبرگ لاہور میں جس کوٹھی میں آج کل مکرم راجہ غالب احمد صاحب کا قیام ہے یہ کوٹھی حضرت راجہ علی محمد صاحب نے ہی 6 کنال میں تعمیر کروائی تھی۔ محترم راجہ علی محمد صاحب قادیان میں ناظر مال اور آخری ایام میں ناظر اعلیٰ بھی رہے۔

ابتدائی تعلیم مکرم راجہ غالب احمد صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم کے بارے میں بتایا کہ 7۔8 سال کی عمر تک سکول داخل نہیں ہوئے۔ ابتدا میں کلام الٰہی پڑھا یہ 35۔1934 کی بات ہے جب آپ نے کلام الٰہی مکمل کیا۔ اس موقع پر حضرت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے جو ایک اچھے شاعر بھی تھے اپنے بھانجے کے ختم کلام الٰہی پر ایک نظم بھی کہی۔ جو جماعتی اخبار الفضل اور کسی رسالے میں بھی شائع ہوئی۔

تعلیم کا آغاز براہ راست لاہور میں تیسری جماعت میں داخلہ سے ہوا۔ یہ 1938ء کے لگ بھگ کی بات ہے۔ 1945ء میں سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے میٹرک کیا۔ آپ کے اس وقت کے کلاس فیلوز میں سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ' مشہور فن کار ضیاء محی الدین اور شجاع الدین کرکٹر وغیرہ شامل تھے۔

لیکن اس سے قبل نویں کلاس میں جب آپ کے والد جودھپور میں تھے تو آپ نے ایک سال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم حاصل کی۔

حضرت چوہدری ظفراللہ خان سے ملاقات ان دنوں کا ایک لطیفہ راجہ صاحب نے سنایا کہ ایک دن ہم چند لڑکے اپنے کمرے میں اکٹھے ہو کر گاجریں کھا رہے تھے۔ خاصی 10۔15 سیر گاجریں تھیں۔ دور سے ہم نے دیکھا کہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کسی غیر از جماعت دوست کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ہم نے فوراً گاجروں پر چادر ڈال کر انہیں چھپا دیا۔ چوہدری صاحب نے ہماری یہ حرکت دیکھ لی تھی وہ آئے' چادر کو ہٹایا' دیکھا تو گاجریں تھیں۔ فرمانے لگے گاجریں کھانا تو کوئی معیوب بات نہیں۔ یہ کہا اور خود بھی بے تکلفی سے ایک گاجر اٹھا کر کھانی شروع کر دی۔ ہمیں سخت حیرانی ہوئی کہ چوہدری صاحب جیسا بڑا آدمی اور یوں گاجریں کھا رہا ہے۔ خیر! چوہدری صاحب نے ہم لڑکوں سے تعارف حاصل کیا۔ اور خود ہی کہنے لگے کہ تم فلاں کے بیٹے ہو اور خادم صاحب تمہارے ماموں ہیں یہ میری چوہدری صاحب سے پہلی ملاقات تھی میری عمر اندازاً اس وقت 15 سال کے لگ بھگ تھی۔ اس بات سے مزید حیرت ہوئی کہ چوہدری ظفراللہ صاحب کو بڑوں ہی کے نہیں ان کی اولادوں تک کے نام زبانی یاد ہیں۔

راجہ صاحب بولے لطف کی بات یہ ہے کہ کوئی سال بھر کے بعد دلی میں 1944ء کے جلسہ بابت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی پر چوہدری صاحب سے دوبارہ ملاقات ہوئی۔ میرے والد نے میرا تعارف کروایا تو چوہدری صاحب نے ان سے ہوسٹل میں گاجروں والے واقعے کا ذکر فرمایا۔ اس پر مزید حیرانی ہوئی۔ کہ ایک ایک بات یاد رکھتے ہیں۔

ایم اے کا مقالہ اور ناقابل شکست ریکارڈ مکرم راجہ صاحب نے قادیان سے ایف اے کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور سے سائیکالوجی میں ایم اے کیا آپ نے ایم اے میں فرسٹ کلاس لی اور لڑکوں میں اول رہے۔ اس ضمن میں راجہ صاحب نے ایم اے کے مقالے کا بڑا دلچسپ ذکر کیا موضوع تھا "ختنے کا تاریخی و نفسیاتی پس منظر" مشہور ماہر نفسیات فرائیڈ نے ختنے کی رسم پر اعتراض کیا تھا۔ میں نے اپنے مقالے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے وقت لیا۔ حضرت صاحب نے کمال شفقت سے مجھے وقت عطا فرمایا۔ راجہ صاحب نے بتایا کہ 1950ء میں سخت گرمیوں کے دن تھے جب میں ربوہ جا کر حضرت صاحب سے ملا۔ کچے کمرے تھے۔ کچی چھت کے نیچے ایک سادہ سی چارپائی تھی۔ یاد نہیں کہ اس پر کوئی چادر بھی تھی یا نہیں۔ اس پر حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ میں حاضر ہوا تو اٹھ کر بیٹھ گئے۔ کمرے میں کوئی پنکھا یا ٹھنڈا کرنے کے کسی نظام کی موجودگی نہیں تھی۔ بہرحال۔ میں نے حضرت صاحب کو اپنے تھیسس کا موضوع بتایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا' ختنہ ایک الہامی نسخہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا گیا۔ چرواہوں اور گڈریوں میں ایک خاص بیماری ہوا کرتی ہے جس کی وجہ سے اولاد کی پیدائش ممکن نہیں (اس کی تصدیق جدید طبی تحقیق نے بھی کی ہے) رہتی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باقاعدہ الہامی طور پر کہا گیا کہ اپنا بھی ختنہ کراؤ اور بعد کی نسلوں کا بھی کراؤ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے یہ بھی بتایا کہ مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے دور کے بعد یہ رواج ہوا۔

مکرم راجہ صاحب نے بتایا کہ بعد میں جب میں نے ختنہ کی ابتداء کی تاریخ کھنگالی تو وہ وہی ادوار نکلے جو حضرت صاحب نے مجھے بتائے تھے۔

راجہ صاحب نے اس تھیسس کے بارے میں دلچسپ بات یہ بتائی کہ شاید یہ ایک ریکارڈ ہو کہ تھیسس کی تاریخ میں مجھے سب سے زیادہ نمبر ملے۔ یعنی 50 میں سے 49۔ میرا یہ تھیسس نمبر لگانے کے لئے ڈاکٹر بی اے قریشی صاحب کے پاس بھیجا گیا جو شام میں پہلے پاکستانی سفیر تھے اور

ایک اچھی بات

جب انسان جذبات نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔

عربی اور عبرانی زبان کے سکالر تھے۔ انہوں نے 49/50 نمبر دیئے تو یونیورسٹی کی طرف سے ان کو کہا گیا کہ شاید یہ کچھ زیادہ نمبر دے دیئے گئے ہیں اس پر نظر ثانی کریں انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے مشورے کے مطابق میں نے نظر ثانی کی ہے میرا خیال یہ ہے کہ اس مقالے کے نمبر 50/50 ہونے چاہئیں۔ اس طرح سے جو مجھے مقالے میں سو فیصد نمبر ملے یہ ایک ریکارڈ ہے جو کبھی ٹوٹ ہی نہیں سکتا۔

گورنمنٹ کالج کے دور کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے راجہ غالب احمد صاحب نے بتایا کہ یہ ادبی تاریخ کے حوالے سے بھی یادگار تھا۔ میرے کالج کے ساتھیوں میں جناب مظفر علی سید' جناب حنیف رامے' بذل حق محمود' شہزاد احمد شہزاد' اشفاق احمد' بانو قدسیہ اور جاوید شاہین تھے۔ اس کے علاوہ اسی دور میں اور جو لوگ دوست بنے اور جن کی دوستی ہمیشہ بعد بھی قائم رہی وہ مشہور ادبی شخصیات تھیں یعنی انتظار حسین' احمد مشتاق' ناصر کاظمی اور شیخ صلاح الدین وغیرہ۔ ان سب لوگوں کو ادب کی نئی پود کہا گیا۔ یہ لوگ حلقہ ارباب ذوق میں اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ یہ سارے ہی نامور ہوئے اور ان سب سے دوستی اب بھی جاری ہے۔

ملازمت ۔ ایم اے سائیکالوجی کرنے کے بعد راجہ صاحب کا گورنمنٹ کالج ہی میں لیکچرر شپ کا انتخاب ہو گیا۔ جب ڈاکٹر اجمل آئے تو ہمارے استاد اور صدر شعبہ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب نے کہا کہ اگر آپ میں سے ایک ایئر فورس سرکاری ملازمت میں چلا جائے اور دوسرا یہاں رہ جائے چنانچہ میں چلا گیا اور ڈاکٹر اجمل گورنمنٹ کالج میں آ گئے۔ بعد میں ڈاکٹر اجمل وائس چانسلر کے عہدے تک پہنچے' صوبائی اور وفاقی سیکرٹری تعلیم بنے۔ جبکہ میں بعد میں سرگودھا بورڈ کا چیئرمین اور پھر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا چیئرمین رہا۔ 1974ء تک میری ملازمت میں ترقی کا یہ دور جاری رہا۔ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف حکومتی کارروائیوں کا سلسلہ شروع ہوا تو کلیدی آسامیوں کے بہانے مجھ پر ترقی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے اور محض احمدی ہونے کے جرم میں میں بارہ سال تک او ایس ڈی بنا رہا اور اسی عہدے پر 1988ء میں ریٹائرمنٹ ہو گئی۔ جبکہ میرے دیگر کولیگ اعلیٰ ترین مناصب حاصل کرتے گئے۔ ہمارے ملک میں میرا کیس مذہبی تعصب کی مثال کے طور پر غیر از جماعت دوست بھی اکثر پیش کرتے ہیں:۔

تاہم درمیان میں مختصر سے عرصے کے لئے میں پنجاب کے وزیر تعلیم کا ایڈوائزر' اور دو سال تک پنجاب کے تمام سیکنڈری' ٹیکنیکل اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیکسٹ بک بورڈز کے چیئرمینوں کی کمیٹی کا چیئرمین بھی رہا ہوں۔

ادبی ذوق راجہ غالب احمد صاحب "غالب احمد" کے نام سے ادبی دنیا کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ شاعری اور نثر میں بھی آپ [illegible] نمایاں ادبی مقام رہا ہے۔ اس بارے میں ہمارے سوالوں کے جواب میں غالب احمد نے بتایا کہ شعر وادب سے دلچسپی تو سکول کے زمانے سے شروع ہو چکی تھی۔ کالج میں انٹر کالجیئیٹ مشاعرہ 1948ء میں ایم اے او کالج لاہور میں ہوا وہاں میں ایک طرحی غزل لکھ کر لے گیا مشاعرے کے جج صاحبان تھے ایم ڈی تاثیر' صوفی غلام مصطفیٰ تبسم اور مولانا عبد المجید سالک صاحب۔ میں نے ثاقب زیروی صاحب کا ترنم مستعار لیا اور یہاں میری غزل اول قرار دی گئی۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ تقسیم انعامات کے وقت تاثیر صاحب اور سالک صاحب دونوں نے کپ کو مشترکہ طور پر تھاما اور مجھے دیا اس مشاعرے میں احمد فراز' شہزاد احمد بھی شامل تھے اسی طرح ایک اور دفعہ راولپنڈی میں ایسے ہی انٹر کالجیئیٹ مشاعرے میں مجھے اول انعام ملا۔ زمیندارہ کالج گجرات میں ایسے ہی ایک مشاعرے میں مجھے اول انعام اور احمد فراز کو دوم انعام ملا۔ اور شہزاد احمد کو تیسرا انعام بعد میں بھی ادبی میدان میں حصہ لیتا رہا۔ لیکن مذہبی رجحانات کے باعث ادب میں اس طرح سرگرمی سے حصہ نہ لیا جس طرح میرے دوست ساتھی حصہ لیتے رہے۔

ایم اے کی تعلیم کے دوران جب نیو ہاسٹل میں رہائش تھی تو صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے علاوہ جناب عابد علی عابد صاحب' جناب پطرس بخاری' عبادت بریلوی' وقار عظیم صاحب اور ڈاکٹر عبداللہ سے مراسم قائم ہوئے۔

شاعری راجہ صاحب سے ہم نے سوال کیا کہ اپنی شاعری کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ غزل میں ہمارے ہم عصروں میں ناصر کو جو مقام ملا ہے وہ اور کسی کو نہیں ملا بعد میں پروین شاکر' احمد مشتاق' شہزاد احمد اور میرا نام بھی آتا ہے اس کے بعد جو دور ہے اس میں منیر نیازی' امجد اسلام امجد وغیرہ کے نام سامنے آئے ہیں غالب احمد نے بتایا کہ شاعری میں نظم اور غزل دونوں اصناف میں انہوں نے طبع آزمائی کی ہے۔ راحت گمنام ان کا واحد مجموعہ کلام ہے جو 1981ء میں غلام علی اینڈ سنز نے شائع کیا۔

انہوں نے کہا "الفضل اور دیگر جماعتی اخبارات میں بھی گاہے گاہے لکھتا رہا۔

میرے ماموں ملک عبد الرحمٰن خادم صاحب کی وفات پر غالباً میری پہلی نظم الفضل میں شائع ہوئی۔ یہ 1958ء کی بات ہے۔ اس کے بعد بھی کبھی کبھار یہ سلسلہ جاری رہا۔ لیکن خالص جماعتی موضوعات پر طبع آزمائی کم ہی کی ہے۔ کیونکہ مجھے کم مائیگی کا احساس رہا ہے۔

"آپ کن ادبی رسائل میں چھپتے رہے؟

"ہمارے اس سوال پر غالب احمد نے بتایا کہ ادب لطیف' ماہ نو' نقوش' اوراق' خیال' تخلیق' دریافت' سویرا' وغیرہ ادبی رسائل میں میرا کلام اور نثری تخلیقات شائع ہوتی رہی ہیں اور بھی کئی رسائل میں شاعری چھپتی رہی ہے جن کے نام اب یاد نہیں۔

"آپ کا رجحان نظم یا غزل میں سے کس میں زیادہ رہا"

میں نے دونوں میں طبع آزمائی کی۔ دو دفعہ میں غزل سے نظم اور پھر نظم سے غزل کی طرف آیا۔ "غزل" اور "نظم" دراصل دو طبعی رجحان ہیں۔ خارجی اور باطنی حوالوں سے:۔ یہی رجحان آپ درثمین اور کلام محمود میں بھی دیکھ سکتے ہیں:۔ "آپ نے آزاد نظمیں زیادہ لکھیں یا پابند؟"

میں نے "نظم معریٰ" زیادہ لکھیں نظم معریٰ اور آزاد نظم کہنا آسان کام نہیں' جیسا کہ عموماً سمجھا جاتا ہے۔ اس میں آپ پہلی لائن سے شروع کرکے آخر تک ایک ہی بحر تقطیع قائم رکھتے ہیں رکن زیادہ اور کم ہوتے رہتے ہیں اس سے باہر نہیں جاسکتے۔ اس کے تمام مصرعوں خاص بحر کا وزن قائم رکھنا بڑا مشکل کام ہے۔ مغرب کے ادب کو دیکھیں تو یہ سلسلہ آپ کو بلینک ورس میں بھی نظر آئے گا اس میں بھی میٹر ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گہرائی ہے۔ کسی حد تک آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری شاعری میں ذاتی مذہبی رجحان اور انسان کا کائنات سے تعلق اور انسان کا اللہ سے تعلق' اس کا اظہار شاعری میں بھی ہوا۔ شاید اسی لئے اس کو جدید تصوف کی شاعری قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض تنقید نگار صرف اسی بات پر مصر رہے ہیں "کیا آپ پر تنقیدی مضامین بھی لکھے گئے؟"

ہاں جن دنوں میرا مجموعہ کلام شائع ہوا ان دنوں جناب منو بھائی' جیلانی کامران' خالد احمد' ظفر اقبال' اصغر ندیم سید اور انتظار حسین نے مجھ پر تنقیدی مضامین لکھے۔

"آپ کا دوسرا مجموعہ شائع کرنے کا کیا پروگرام ہے؟"

دوسرا مجموعہ بن تو سکتا ہے لیکن اس کا اہتمام کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ وہ امنگ اور ترنگ بھی نہیں رہی۔ دراصل میں اپنی شاعری کو کچھ زیادہ [illegible] قرار نہیں دیتا۔ تاہم پیکیجز لمیٹڈ نے 100 سال کی غزل کی انتھالوجی کو شہزاد احمد کے ذریعے اکٹھا کیا ہے۔ اس میں میری چند غزلوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس صدی کے غزل گو شاعروں میں کسی حد تک شمار وقطار میں آپ مجھے کھڑا کر سکتے ہیں۔

ادب لطیف کی ادارت غالب احمد نے بتایا کہ 3 سال تک یعنی 1981ء' 82ء اور 83ء میں میں نے ادبی رسالہ ادب لطیف کی ادارت بھی کی۔ مجلس ادارت میں مجھ سمیت چار نام تھے میں سینئر موسٹ ایڈیٹر تھا باقی نام یہ تھے 'مستنصر حسین تارڑ' ذوالفقار احمد تابش' اور کشور ناہید۔ قدرت اللہ شہاب 'شاید ہم کو چھیڑنے کے لئے اپنے مضامین میں' ہمیں ادب کا چار کا ٹولہ "گینگ آف فور" کہا کرتے تھے۔ اس میں اداریے اور ٹیبل ٹاک میرے ہی چھپتے تھے۔ جن کا موضوع اکثر فلسفہ 'ادب اور تصوف ہوتا تھا۔

"آپ نے تنقیدی مضامین بھی لکھے؟"

جی ہاں! ادب کی مختلف تحریکات' مختلف اصناف' ان کی ترقی یا زوال کے بارے میں کچھ مضامین میں نے لکھے۔ کچھ شاعری کے حوالے سے فیض اور میر تقی میر پر اور غالب پر مضامین لکھے۔ نفسیات کے حوالے سے بھی لکھا۔ ہو سکتا ہے کسی سٹیج پر کسی ادبی محقق کو ان مضامین کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا خیال آجائے ابھی تو میرا ایسا کوئی خیال نہیں۔ آج کل میری ایک کتاب زیر طبع ہے "تشدد۔ تاریخی تناظر میں" پاکستان اور دنیا بھر میں تشدد کا جو بھوت سوار ہوا ہے۔ مذہبی' سیاسی اور انفرادی واجتماعی حوالوں سے اور پاکستان کے حالات کے حوالے سے اس موضوع کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ جلد یہ کتاب شائع ہو کر آجائے گی۔ "مشعل" پبلشرز اسے شائع کر رہے ہیں۔ جناب مسعود اشعر صاحب کی زیر ادارت"

"جماعتی طور پر آپ نے نظم ونثر میں کیا کام کیا؟"

بعض اوقات جماعتی حوالے سے کسی بحث کا آغاز ہو تو اس پر کام کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پاکستان کی ترجمانی قومی پریس میں کبھی کبھار کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مذہبی حوالے سے میری ذاتی دلچسپی فلسفہ مذاہب اور موازنہ ادیان سے ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا علم کلام خاص طور پر میری توجہ کو کھینچتا ہے۔ پچھلے دنوں (-) اصول کی فلاسفی کے 100 سال پورے ہونے پر اس کا از سر نو مطالعہ کیا تو میری حیرت کا باعث یہ بات بنی کہ بہت سے ایسے نئے مضمون دریافت ہوئے جو پہلے میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھے۔ حالانکہ یہ کتاب پہلے کئی بھی پڑھی ہوئی تھی۔ مامور من اللہ کے علم کلام میں جو اعجاز ہے۔ اس کے جمال وجلال سے لطف اندوز ہونے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔

جماعتی خدمات آج کل مکرم راجہ صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری جنرل ہیں اور یہ سلسلہ کوئی 10 سال سے جاری ہے۔ اس سے قبل 67-1965 میں سیکرٹری تعلیم کے فرائض ادا کئے۔ 1974ء کے بعد کئی بار آپ کو جماعت احمدیہ کے ترجمان کے طور پر پریس کانفرنسیں کرنے' بیانات جاری کرنے' خطوط لکھنے اخبارات کو وضاحتی بیان جاری کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس اعتبار سے آپ مرکزی جماعت احمدیہ پاکستان کے نمائندہ اور ترجمان کا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ 16 سال تک 1977-1992 فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر رہے۔ 1974-1985 تک وقف جدید کے ڈائریکٹر رہے اب ناصر فاؤنڈیشن کے نائب صدر ہیں

دوستوں کا تذکرہ "براہ کرم اپنے دوستوں کا بھی کچھ تذکرہ فرمائیں"

حنیف رامے میرے کالج کے دور کے دوست ہیں جن سے آج بھی دوستی ہے۔ مکرم راجہ غالب صاحب کے ڈرائنگ روم میں جناب حنیف رامے کی تخلیق کردہ کئی پینٹنگز آویزاں ہیں۔

جماعتی دوستوں میں شیخ بشیر احمد (شیخ مبارک احمد صاحب کے بھائی) منصور احمد سیال صاحب سردار عبد الحمید صاحب۔ کراچی کے شیخ عبد المجید صاحب' رانا محمد خان صاحب امیر بہاولنگر اور میاں عبد السمیع نون صاحب اور دیگر دوست نمایاں ہیں۔

استادوں میں چوہدری محمد علی صاحب نے فلسفے اور نفسیات کا شوق دلایا۔ راجہ صاحب نے بتایا کہ چوہدری صاحب کی شاعری کو ادبی میدان میں متعارف کرانے کی خدمت میں کسی قدر ان کا بھی حصہ ہے۔ ان کی جو چند نظمیں غزلیں ادبی رسائل میں شائع ہوئی ہیں وہ میں نے ہی ان سے لے کر شائع کروائی تھیں۔ ان کا مقام شعر بہت بلند ہے۔ ہم تو خاک پا بھی نہیں انہوں نے بتایا کہ چوہدری صاحب کو شاید یاد نہ ہو یا ہو کہ ان کا تخلص مضطر میں نے ہی تجویز کیا تھا۔ یہ 1949ء کی بات ہے۔ اب محترم چوہدری صاحب نے شاعری کو جماعت کی خدمت کے رنگ میں جو مقام دیا ہے۔ یہ محض انہی کا حصہ ہے۔

مطالعہ راجہ صاحب سے ہمارا ایک سوال ان کے مطالعہ کے بارے میں تھا' آپ نے بتایا کہ عمومی طور پر میں نے اردو لٹریچر یعنی فکشن پوئٹری کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اسی طرح نفسیات پیر سائیکولوجی E.S.E یعنی ایکسٹرا سنسری ایکسپریشن Extra Sensory Expession کا خاص مطالعہ کیا۔ حضرت بانی سلسلہ کے علم کلام میں اس کے بہت حوالے ملتے ہیں۔ پاکستان ٹائمز میں میں نے 10-12 سال قبل (-) اصول کی فلاسفی کے اس پہلو کے حوالے سے ایک مضمون بھی لکھا تھا۔

"کتب کے بارے میں بھی کچھ بتائیں؟"

حضرت بانی سلسلہ کی کتب میں سے براہین احمدیہ' سرمہ چشم آر[illegible]' آئینہ کمالات'...... حقیقة [illegible]' اور خصوصاً سب سے زیادہ متاثر کرنے والی کتاب (-) اصول کی فلاسفی ہے۔

اس کے علاوہ بہت سے فلسفہ دانوں برگساں' دوستو[illegible]وسکی' نطشے اور مسلمان صوفیاء کا مطالعہ کیا ہے۔ جدید مسلم صوفیاء میں دینے گونون اور شوان وغیرہ حال ہی میں میں نے بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ کی کتاب انڈر سٹینڈنگ اسلام پڑھی ہے جو انہوں نے خانہ ج[illegible] سے پہلے 1981ء میں لکھی تھی۔ تہذیب وتمدن کے حوالے سے یہ ایک نادر کتاب ہے۔ باقی یہ کہ کتب کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ ابن خلدون سے لے کر اقبال' شریتی اور حسن نصر تک بہت سے قابل ذکر مصنف ہیں۔

درحقیقت راجہ غالب احمد اور غالب احمد کی شخصیتوں کا تذکرہ بھی اتنا آسان نہیں'

سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

اس عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے۔ ہم یہ انٹرویو یہیں ختم کرتے ہیں۔

یاد رفتگاں

"یادرفتگاں" میں اپنے بزرگوں کے حالات قلمبند کیجئے۔ اور جذبات کی بجائے واقعات تحریر کیجئے جو ان کی شخصیت اجاگر کریں اور قارئین ان پر عمل کرکے ان کے لئے دعائیں کریں۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

ملاقاتیں

ہماری جماعت کے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ نے سکون قلب کے کئی سامان پیدا فرمائے ہیں۔ ان سامانوں میں سے ایک امام وقت سے ملاقات ہے جس کے بعد بڑی بڑی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور ہر ملاقاتی ملاقات کے بعد ایک نئی زندگی لے کر نکلتا ہے۔ پر آشوب ادوار میں ان ملاقاتوں کی اور اہمیت بڑھ جاتی رہی ہے۔ دکھی دل 'زخموں سے چور بدن' لٹے پٹے لوگ جب امام وقت سے ملتے تو ان کے غم دور ہو جاتے اور زخم مندمل ہونے شروع ہو جاتے۔ ان کے حوصلے بلند ہوتے اور ایک نئے عزم کے ساتھ اپنے کاروبار کو شروع کرتے۔ خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ آج میں قارئین کی خدمت میں چند ایک ملاقاتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن سے امام جماعت کے پیار اور شفقت بھرے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد کی دھیمی دھیمی مسکراہٹ دلوں کو موہ لیا کرتی تھی۔ خاکسار جامعہ کی ابتدائی کلاسوں میں تھا۔ ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر میں اپنے والد صاحب کے ساتھ خانیوال کی جماعت کے ساتھ حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اور پھر اگلے دن اپنے ننھیال گاؤں (دھیر کے کلاں) کی جماعت کے ساتھ ملاقات کے لئے جا پہنچا۔ جب میری باری آئی تو حضرت صاحب فرمانے لگے "آپ پھر آ گئے ہیں" حالانکہ ایک دن کے وقفہ کے دوران ہزاروں افراد ملاقات کر چکے تھے۔ آپ کی یادداشت کس قدر تھی میں آج بھی جب اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو حضرت صاحب کی فراست کی داد دیتا ہوں۔

1978ء کے جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے۔ کہ سندھ کی جماعتوں کی ملاقات تھی۔ حضرت صاحب سب کے ساتھ مصافحہ کر رہے تھے۔ ایک غیر از جماعت جماعت دوست بھی جن کا تعلق گوٹھ علم دین سے تھا وہ بھی لائن میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے سے اگلے 5-6 افراد پر نظر رکھے ہوئے تھا کہ حضرت صاحب کس طرح ان سے ملتے ہیں اور ان سے کیا کہتے ہیں۔ آخر میں نے دیکھا کہ مجھ سے آگے چند افراد جن تک میری نظر تھی حضرت صاحب نے صرف مصافحہ کیا اور جب میری باری آئی تو آپ نے میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور تھپکی دی۔ میں حیران اور ششدر رہ گیا۔ اور میرے دل نے گواہی دی کہ یہ شخص نہایت ہی زیرک اور ذہین ہے۔ اسی لئے اس کو پتہ چل گیا ہے کہ میں جماعت کا ممبر نہیں ہوں اور مجھ سے مصافحہ کے علاوہ بھی شفقت کا سلوک کیا ہے۔

ایک اور اجتماعی ملاقات کا ذکر ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث تشریف فرما تھے۔ اور احباب سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک بچہ 6-7 سال کا ہو گا کھڑا ہوا اور کہنے لگا "حضرت صاحب میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ بچہ بیٹھ گیا۔ پھر 5 منٹ کے بعد وہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا حضرت صاحب میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہاں بتاؤ کیا بات ہے۔ کہنے لگا۔ حضرت صاحب میں نے آپ سے ایک پن اور ایک رومال لینا ہے۔ آپ نے بچہ کو اپنے قریب بلایا۔ اور اس کی انگلی پکڑ کر اوپر اپنے کمرہ میں لے گئے اور اس کی مطلوبہ اشیاء اسے دیں۔

1980ء میں ایک موقع پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور احباب بھی موجود تھے۔ حضرت صاحب اپنے دورہ افریقہ کے حالات سنا رہے تھے آپ نے فرمایا کہ افریقہ میں جماعت کی ترقی اس قدر ہے کہ آپ کو اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کاش میرے پاس ذرائع ہوتے اور تم سب کو جہاز پر بیٹھا کر وہاں لے جاتا اور جماعتی ترقی دکھاتا۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

امام جماعت الرابع کے ساتھ تو ملاقاتیں اس قدر ہوئیں سب کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ شادی کے بعد جب حضرت صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ایک مٹھائی کا ڈبہ اور دو صد روپیہ دیا۔ اور ساتھ معذرت کی کہ آپ مصروفیت کے باعث رخصتانہ کی تقریب میں شامل نہیں ہو سکے۔

حضرت صاحب کے ساتھ تو اب روزانہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور آپ کی پیاری پیاری روح پرور باتیں سنتے ہیں۔

ایک ملاقات جو لاکھوں احمدیوں نے دیکھی وہ تھی اسیران راہ مولا آف ساہیوال کی۔ حضرت صاحب نے جس درد سے دعائیں کیں اس کا یہ نتیجہ تھا کہ تمام اسیران موت کے منہ سے واپس آ گئے اور آزادی کی نعمت سے مالا مال ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اپنی ایک نظم میں جس درد انگیز خیالات کا اظہار فرمایا جس کا ایک شعر یہ تھا۔

سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مٹتی
پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سوا ہے

وہ دن جب اسیران لندن میں حضرت صاحب سے گلے ملے تو یہ نظم پھر پڑھی گئی اور ہماری آنکھوں نے اس ملاقات کا نظارہ دیکھا اور ہمیشہ کے لئے اپنے ذہنوں میں انمٹ نقوش کی طرح ہو گیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہی "لقاء مع العرب" کا پروگرام عرب دنیا کے لئے روحانی پیاس بجھانے کا کام کر رہا ہے۔

خدا کرے یہ ملاقاتیں ہمیشہ جماعت کے احباب کی تشنگی کو دور کرتی رہیں خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہوں یا جسمانی۔ ہر رنگ میں ہمارے لئے بابرکت ہوں آمین۔

OOO

> ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگان

طیب احمد نوشہرہ کینٹ

مکرم محمد رشید ارشد صاحب

میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری محمد رشید ارشد وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک صوبہ سرحد مورخہ 11 اور 12 دسمبر96ء کی درمیانی شب بوقت سوا ایک بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی عمر 59 برس تھی۔ آپ مورخہ 37-7-15 کو اپنے آبائی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد سکنہ اٹھوال ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ جب حضرت بانی سلسلہ نے دعویٰ فرمایا تو آپ کے دادا مکرم اللہ بخش صاحب کو گاؤں میں سب سے پہلے شرف بیعت نصیب ہوا۔ آپ کے دادا جان کے ہاں شروع میں جو اولاد ہوتی وہ اوائل عمر میں ہی فوت ہو جاتی تھی۔ آخر آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو پہلا فرزند مکرم محمد صدیق صاحب عطا فرمایا۔ جن کے آگے دو فرزند مکرم محمد شفیع اشرف اور محمد رشید ارشد پیدا ہوئے۔

مکرم محمد شفیع اشرف صاحب نے بچپن ہی میں اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ اور تمام عمر سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اور ناظر امور عامہ اور سیکرٹری حدیقہ المبشرین جیسے اہم عہدوں پر بیک وقت کام کرنا نصیب ہوا۔ محترم ابا جان آپ سے چھوٹے تھے۔ آپ نے بھی تایا جان کی طرح تمام عمر سلسلہ کے خادم کی حیثیت سے اپنی زندگی گزاری اور اسی میں راحت محسوس کرتے۔ احمدیت کی تعلیم کو صحیح معنوں میں اپنے اخلاق حمیدہ میں سمو رکھا تھا۔ ہمارے لئے آپ احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ جن کے اخلاق سے ہم نے احمدیت کا بہت کچھ سیکھا۔

ابا جان بہت ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ بہت وسیع حلقہ احباب رکھتے تھے۔ جب کبھی دوستوں کی یاد ستاتی تو ایک ہی نشست میں تمام دوستوں کو خطوط لکھتے جن کی تعداد کم و بیش تین ساڑھے تین سو کے قریب ہوتی۔ اور یوں اپنے دوستوں سے ہم کلام ہو کر اطمینان قلب کا سامان کر لیتے۔ ابا جان نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی زندگی گزاری اور کبھی کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ ہوا۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے۔ اگر کسی وقت کسی غلط فہمی کی بنا پر کوئی شخص ناراض ہو جاتا تو اس سے ابا جان کی طبیعت بہت پریشان ہو جاتی اور کوشش کرتے کہ فوراً کسی طرح اس کو راضی کیا جائے۔ ابا جان کی طبیعت ایسی تھی کہ وہ کبھی کسی کی ناراضگی کو طول نہ دیتے تھے۔ ان کا سلوک گھر میں بھی بڑا مشفقانہ تھا۔ اگر ابا جان بچوں کی کسی بات سے ناراض ہو جاتے تو ہمیں اس کا احساس تک نہ ہونے دیتے۔ گھر میں حسب معمول اپنا رویہ برقرار رکھتے لیکن جب اگلی صبح بغیر سلام کے دفتر چلے جاتے تب ہمیں احساس ہوتا کہ ابا جان ہم سے ناراض ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ ابا جان نے کبھی کسی بچے کو غلطی پر مارا ہو۔ ابا جان کی زندگی میں بڑے بڑے مصائب بھی آئے مگر انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے ان کا مقابلہ کیا۔ ابا جان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بڑا کامل یقین تھا۔ جس طرح ایک کامل احمدی کا عموماً ہوتا ہے۔ ساری زندگی تقویٰ طہارت کی باریک راہوں پر چلتے ہوئے گزاری۔ آپ کی زندگی صرف آپ کی اولاد کے لئے ہی نہیں بلکہ امید کروں گا کہ ہر قاری کے لئے مشعل راہ ہو گی۔

محترم ابا جان اکثر اپنا سفر ذکر الٰہی اور تلاوت میں گزار کرتے۔ اور یہی معمول ان کا تمام عمر رہا۔ آدھے سے زیادہ کلام الٰہی سے ان کو بڑا شغف رہا۔ کلام الٰہی کی طرح سلسلہ کی کتب کا بھی بے حد شوق سے مطالعہ فرمایا کرتے۔ آپ پر یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل رہا کہ آپ نے ساری زندگی ہمیشہ اپنی عبادات کی حفاظت فرمائی۔ ابا جان کی عبادات کی خوبصورت ادائیگی دیکھ کر ہمیشہ عبادت کرنے کے لئے رشک آتا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ سے بے لوث محبت رکھتے تھے۔ اور اکثر گھر میں اس بات کا تذکرہ کیا کرتے کہ میں نے جو کچھ پایا ہے سلسلہ کی خدمت سے پایا ہے۔ آپ محکمہ کے بڑے سے بڑے عہدے پر فائز رہے مگر جماعت میں 'سلسلہ کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اس کو ہی سعادت سمجھتے۔ اوائل عمر جوانی میں وصیت کروائی ہوئی تھی۔ اور دم مرگ اپنے عہد وصیت کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے رہے۔ آپ ہمیشہ اپنی ماہوار آمد سے پہلے وصیت اور دیگر چندہ جات الگ کرتے۔ اس طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ صدقہ و خیرات میں آپ کی خاص خوبی یہ تھی کہ کسی بھی فقیر کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ کچھ نہ کچھ ضرور دے دیتے۔

ازدواجی زندگی بھی آپ کی بڑی کامیاب تھی۔ امی جان سے بے انتہا حسن سلوک سے پیش آتے۔ اور آج تک مجھے یاد نہیں کہ ابا جان نے امی جان سے کوئی سخت لفظ بھی کہا ہو۔ ہمیشہ چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی خیال رکھتے۔ دھیمی آواز میں مگر نہایت دلکش انداز میں کلام کیا کرتے۔ ابا جان اپنے غریب رشتہ داروں کو ملنا اپنے لئے راحت جان سمجھتے اور ضرور جا کر ملتے۔

آپ اپنے ماتحتوں خواہ وہ درجہ چہارم کا ہوتا یا کوئی اور ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کی ضروریات کا بھی خیال کرتے۔ دین و دنیا کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کے باوجود نہایت منکسر المزاج اور غریب پرور انسان تھے مگر ہمیشہ سادگی کے حسن سے مزین تھے۔ آپ خود نمائی کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ اپنی ہر نیکی لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے۔ آپ ہمیشہ حاجت مندوں کا خیال رکھتے اگر کسی وقت کسی نے رقم

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ مسز اخوند فیاض احمد صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

مکرمی و معظمی قابل احترام جناب سیفی صاحب کئی دفعہ آپ کی خدمت میں خط لکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن آپ جیسے عالم فاضل کے سامنے کچھ تحریر کرنے سے ہچکچاتی رہی۔ الفضل خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی بڑی دلچسپی سے پڑھتی ہوں۔ اور صبح ہی جب آتا ہے لے کر بیٹھ جاتی ہوں۔ دن بدن دلچسپی بڑھتی جاتی ہے۔ بہت اعلیٰ مضمون توجہ کا باعث ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ الفضل کو ہمیشہ آپ کی سرپرستی میں اسی طرح رکھے۔ آمین ثم آمین۔ آج اس خط کے لکھنے کا موقعہ اس طرح آیا کہ 3۔ مئی 97ء کے الفضل میں صفحہ 6 پر ایک مضمون "قیام لاہور کی چند یادیں" از چوہدری محمد نذیر گولیکی شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بزرگ کو بہت بہت جزائے خیر دے کہ انہوں نے میرے پیارے والد کا ذکر نہایت محبت سے ان کی صحیح عادت کو بیان کرتے ہوئے لکھا۔ میرے ابا جان کا نام "محمد سعید" تھا نہ کہ "سعید احمد" اس کی تصحیح کے لئے یہ خط آپ کی خدمت میں ارسال کر رہی ہوں۔ تاکہ ریکارڈ میں صحیح نام آ جائے۔

میں ان کی وہی بیٹی ہوں جس کا ذکر انہوں نے کیا ہے کہ والد۔ والدہ کے ساتھ رہتی تھیں۔ ابا جان کے ہم 3 بچے ہی تھے۔ جنرل محمود الحسن ڈاکٹر جو مجھ سے بڑے ہیں اور آج کل راولپنڈی میں ہیں میں نمبر 2 پر ہوں لاہور کینٹ میں رہائش ہے۔ اور میری چھوٹی بہن بیگم گروپ کیپٹن لطیف (کوئٹہ والے) اسلام آباد میں ہے۔

آپ ازراہ نوازش اگر الفضل میں تصحیح کر دیں تو آپ کی از حد مہربانی ہوگی۔ میں تو الفضل کے ناطے سے ہمیشہ ہی آپ کے لئے دعا کرتی ہوں۔ اب اس مہربانی کی وجہ سے مزید دعا کرتی رہوں گی۔

"ممنون احسان" کے تحت بھی ایک واقعہ لکھنے کا ارادہ کئی دن سے کر رہی ہوں۔ لیکن وہی کم علمی کی وجہ سے جھجکتی رہی ہوں۔ یہ ایک غیر از جماعت ہمسایہ کے بارہ میں ہے 1974ء کے خطرناک وقت کے بارہ میں کہ کس طرح اس نیک جوڑے نے مجھے اور میرے 2 چھوٹے بچوں کو بچایا۔ اللہ تعالیٰ جزا دے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو جلد ارسال خدمت کروں گی۔ امید ہے آپ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو نظرانداز کریں گے۔

دعاؤں کی محتاج
بلقیس بیگم اخوند فیاض احمد
لاہور کینٹ

خط ختم کرنے کے بعد خیال آیا کہ ابا جان کی عاجزی۔ انکساری کا ایک واقعہ آپ کو لکھ دوں۔ تاکہ آپ اپنی دعاؤں میں ان کے بلند درجات کے لئے دعائیں کریں۔

ہمارے بالکل سامنے والے گھر میں اوپر شیخ فضل احمد۔ اور شیخ مبشر احمد (برادر شیخ مبارک احمد صاحب) رہتے تھے۔ اور نیچے ایک غیر از جماعت فیملی۔ ہم سب کا آپس میں بہت محبت اور پیار کا سلوک تھا۔ ایک دن ابا جان اپنے دروازہ میں کھڑے تھے کہ نیچے والی فیملی کی بچی 8۔10 سال عمر نے ابا جان کو کہا کہ امی کہتی ہیں آپ کسی مزدور کو بلا دیں۔ جو کوئلہ اندر ڈال دے (تب پتھر کا کوئلہ ہم جلاتے تھے) کیونکہ کوئلہ والا باہر دروازے کے سامنے ڈال گیا ہے۔ ابا جان نے کہا اچھا بیٹا۔ اندر آئے مجھ سے کپڑے دھونے والا دابڑا مانگا۔ اور باہر جا کر کوئلہ اس میں ڈال کر اندر لے گئے۔ گھر والی محترمہ نے بہت منع کیا کہ آپ ہرگز نہ کریں میں شرمندہ ہو رہی ہوں۔ لیکن ابا جان نے 4۔5 بار میں دابڑا بھر کر نہ صرف سارا کوئلہ اندر ڈال دیا۔ بلکہ گھر سے جھاڑو پکڑا جگہ صاف کر دی۔ تاکہ آنے جانے سے تمام سیاہی ان کے اندر نہ جائے۔

گھر والی محترمہ بہت ہی شرمندہ شرمندہ شکریہ ادا کرتی رہیں۔ شام کو جب ان کے میاں آئے تو ان کو بتایا وہ بھی شکریہ ادا کرنے کے لئے آئے۔ اور کہا شیخ صاحب آپ نے ہمیں بہت شرمندہ کیا ہے۔

یہ حالت تھی ابا جان کی انکساری کی۔ میری والدہ بھی بالکل ابا جان کی ہی طرح کے مزاج کی تھیں۔ یہ خط لکھ ہی رہی تھی کہ شیخ فضل صاحب کی بیٹی جو میرے ساتھ والے گھر میں ہیں آئیں۔ اور اخبار میرے ہاتھ میں دیکھ کر کہا۔ کہ دیکھا خالو جان کی یاد تازہ ہوگئی۔ پرانے ہمسائے سب یاد آگئے۔ خالو جان (یعنی ابا جان) واقعی اپنی مثال آپ تھے

○○○

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

بدھ 14- مئی 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ گلوب۔ہماری کائنات
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-5-13)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات "نروس سسٹم کی خرابیاں" مہمان۔ڈاکٹر لطیف قریشی۔میزبان۔ڈاکٹر سلطان۔اے۔مبشر۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (97-5-13)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 رشین پروگرام۔
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-55 لقاء مع العرب۔
1-55 اردو کلاس۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-15 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کی زندگی۔
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

ہفتہ 17- مئی 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات۔از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (97-5-16)۔
2-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (97-5-16)۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 مولانا ایم۔اے۔چیمہ صاحب کی تقریر (نمبر ایک)
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔حصہ نہم۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-5-16۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(97-5-16)
12-00 (دوپہر) طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
12-50 لقاء مع العرب
1-50 اردو کلاس۔
2-50 بنگالی پروگرام
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔(97-5-3)۔
6-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اتوار 18- مئی 1997ء

12-00 اردو کلاس۔
1-00 تعلیم کلام الٰہی کلاس روحانی خزائن۔
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-5-17)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن (نمبر 13)
7-00 (صبح) اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-5-17)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
11-00 سرائیکی پروگرام۔
12-45 (دوپہر) لقاء مع العرب۔
1-50 اردو کلاس۔
2-50 بنگالی پروگرام
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (95-7-8)۔
6-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (97-5-18)
7-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ آل پاکستان انڈسٹریل نمائش۔(آخری حصہ)۔
8-00 (رات) لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ پروگرام واقفین نو۔ چک چٹھہ
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 5

ادھار مانگی تو اس کی حسب توفیق ضرور مدد کی۔ مگر واپسی کے لئے کبھی یاد دہانی نہ کرواتے۔

آپ سلسلہ کے بزرگوں سے بھی بے حد محبت کرتے۔ جب بھی ربوہ جانا ہوتا تو بزرگوں سے بغیر ملاقات کئے واپس نہ آتے۔ رات دیر تک بزرگوں سے شرف ملاقات حاصل کرنے میں گزار دیتے۔ اور اکثر ان کی خدمت میں تحفے تحائف بھی پیش کرتے۔ ابا جان کی ساری زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی ولولہ انگیز رہی۔ بینک ملازمت کا ایک کلرک کی حیثیت سے آغاز کیا مگر مذکورہ بالا سنہری اصلاحی اصولوں کی بدولت وہ وائس پریذیڈنٹ کے عہدے تک فائز رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ تین سال تک قائد خدام الاحمدیہ مقامی' سات سال تک صدر جماعت نوشہرہ رہے۔ جماعت نوشہرہ کی طرف سے اکثر مشاورت کے نمائندہ کے طور پر مرکز آتے۔ آپ آخری ایام میں چیف آڈٹ آفیسر صوبہ سرحد کے طور پر فائز تھے۔ اور اکثر آپ کا وقت صوبہ بھر کے طول و عرض میں سفر میں گزرتا مگر پھر بھی آپ کو جماعت کے زعیم انصاراللہ کے طور پر سلسلہ کی خدمت کی سعادت حاصل رہی۔ اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ میں نے اپنی کم مائیگی کی بنا پر اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اباجان کی شخصیت دعا کی غرض سے بیان کرنے کی کوشش تو ضرور کی ہے مگر جو احباب ان کے ذاتی واقف ہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اباجان کی شخصیت اس سے کہیں زیادہ تھی۔ اباجان کے پسماندگان میں سے ایک بیوہ' ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اباجان کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ ان کے نیک نمونہ پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کرکے برکات حاصل کرنی نصیب ہوں۔

○○○

بقیہ صفحہ 1

حضرت صاحب نے فرمایا ہاں تیسری عالمی جنگ اور ایک قسم کی طاعون یعنی Aids کی تباہی کی پیشگوئیاں ہیں جو آج کل مغربی عیسائی قوموں پر اطلاق پاتی ہیں۔ حضرت صاحب نے ان کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔

☆ پیسے کا بہترین مصرف کیا ہے

اس سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ انسانیت کی بھلائی کے لئے سائنس کی تحقیق میں پیسہ لگانا منع نہیں بلکہ بہت نوبل کام ہے۔

☆ ایک افریقن دوست کا سوال تھا کہ انسان انسان کا دشمن کیوں ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ امیروں اور غریبوں کا ہے اور مظلوم جب طاقت میں آتے ہیں تو وہی ظلم کا وطیرہ اختیار کر لیتے ہیں۔ کلام الٰہی نے بار بار فرمایا ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو سزا دیتا ہے۔ افریقہ کا مزاج ایسا ہے کہ ایک دفعہ جنگ شروع کر دیں تو پھر بمشکل ہی ختم کرتے ہیں۔

سوموار 14-اپریل 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر18 نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی جو 6 جون 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی۔

حضرت صاحب مغربی ممالک یعنی کینیڈا اور امریکہ وغیرہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا مشاہدہ ہے کہ باہر کی لجنات خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ میں بہت تیز ہو گئی ہیں اور اس طرح میدان میں نکلی ہیں کہ بڑے بڑے متعصب لوگوں کی بیویوں کو احمدی بنالیا ہے۔

حضرت صاحب نے تجربات کی رپورٹیں بھجوانے کی ہدایت بھی فرمائی۔ اور جسمانی اور دماغی بونے پن کا نسخہ بیان فرمایا "برائیٹا کارب 200+ بے سی لینم 200" روزمرہ کے لئے "سلیشیا 6X + کالی فاس 6X + کلکیریا فلور 6X مفید ہے۔ اسی طرح "اینٹی مونیم کروڈ" پاؤں کے سخت موہکوں کی چوٹی کی دوا ہے۔

حضرت صاحب نے آئسو پیتھی کی تعریف پر روشنی ڈالی اور کاربو ویج کی اہمیت بیان کی۔

منگل 15-اپریل 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی کلاس کی بجائے حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کا ایک پرانا پروگرام نشر مکرر کے طور پر پیش کیا گیا جس میں حضرت مولانا برہان الدین صاحب کے حالات زندگی پر مضمون قابل ذکر تھا۔ حضرت صاحب نے حضرت مولانا صاحب کا یہ واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ ایک لیکچر دینے کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اختتام پر مخالفین نے شور مچایا اور پتھر پھینکے اور مولوی صاحب کو پکڑ لیا اور احمدیت چھوڑنے پر مجبور کرنے لگے۔ آپ کے انکار پر اس جم غفیر نے گوبر آپ کے چہرے پر ملا اور آنکھوں میں بھی ڈالا۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے میں کیسا خوش قسمت ہوں۔ پرانے حالات پڑھ کر میں ترسا کرتا تھا کہ کاش میں دکھ دیا جاتا۔ تو دیکھو کہ آج حضرت بانی سلسلہ نے ان دونوں زمانوں کو....ملادیا...

بدھ 16-اپریل 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر192 میں حضرت صاحب نے سورۃ الشعراء کی آیات 177 تا 210 کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان فرمائی۔

"اصحاب الایکہ" میں "ایکہ" کے معنے ہیں گھنے درختوں والی بستیاں جن میں بکثرت سبزہ ہو اور پارک وغیرہ بنے ہوئے ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں یورپ کے ممالک کے باغات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کچھ لوگوں نے جنگل کے بھی معنے کئے ہیں لیکن لفظ "مرسلین" بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جنگلوں میں تو نبی نہیں بھیجے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ انبیاء معاشرتی خرابیوں کے خلاف جہاد شروع کر دیتے ہیں جو ان کی امانت کا ثبوت بن جاتا ہے۔ مرکزی نقطہ امین ہوتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ امین بن جائے تو ہو نہیں سکتا کہ لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا امانت کی کمزوری کی وجہ سے جو طعنے ہمیں کبھی کبھی مل جاتے ہیں وہ بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ بعض احمدی جب غیر احمدیوں سے امانت نہیں برتتے' وہ براہ راست مجھ لکھ دیتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کہ جماعت تو سچی ہے۔ اس طرح ایسے لوگ اس خوبی کو زخمی کر دیتے ہیں۔

عذاب کی دھمکی کے سلسلے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ آئندہ بھی ایسا عذاب ان قوموں پر آئے گا جو بددیانت اور ناپ تول وغیرہ میں کمی کریں گی۔

حضرت صاحب نے "روح الامین" کی پر معارف تشریح بیان فرمائی اور "عربی مبین" کی وضاحت کی۔

حضرت صاحب نے اس حقیقت پر روشنی ڈالی کہ کلام الٰہی کی تعلیمات چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں گزشتہ انبیاء پر نازل کی گئیں۔ گیتا' وید' بائبل' زرتشت اور کنفیوشس کی کتب میں کلام الٰہی کی تائید میں حوالے ہمارے علماء نے تلاش بھی کئے ہوئے ہیں لیکن لازم ہے کہ احمدی محقق ٹیمیں بنائیں اور ان تمام حوالوں کو یکجا کریں۔ حضرت صاحب نے یہ رہنمائی بھی فرمائی کہ کلام الٰہی نے پرانی اقوام کے آثار قدیمہ کا مطالعہ کرنے پر زور دیا ہے۔ اس لئے یورپ' امریکہ' کینیڈا اور آسٹریلیا کے احمدیوں کو تحقیقاتی ادارے بنانے چاہئیں۔ یہ کلام الٰہی کی خدمت کا عظیم الشان موقعہ ہے۔

جمعرات 17-اپریل 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر19 جو 7 جون کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

شہد کی مکھی کے شفاء کے اوصاف پر حضرت صاحب سیر حاصل بحث فرمائی اور پھر Propolis کے بارے میں ڈنمارک کے ایک سائنس دان کی تحقیقات بیان فرمائیں۔ ایپس اور سلیشیا کے متعلق بہت سے تجربات پر روشنی ڈالی۔

جمعہ 18-اپریل 1997ء آج عید... منائی گئی اور ملاقات کے وقت حضرت صاحب کا صبح 10 بجے نشر کردہ خطبہ عید دوبارہ نشر کیا گیا۔

(ا-م-چ)

○○○

بقیہ صفحہ 1

جس طرح میٹھی میٹھی درد ہوتی ہے اور ہاتھ لگانے سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ کہاں ہوتی ہے۔ اسی طرح اس روح کا بھی پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے پکڑ کر تمہارے سامنے رکھ دوں۔ اور تم اس کو معلوم کرکے اسے اپنے اندر پیدا کر لو۔ مگر کیا کروں وہ پکڑی نہیں جاتی۔ میں نے اس بات پر بڑا غور۔ اور فکر اور تدبر کیا ہے کہ اس روح کی حقیقت بتا اور سمجھا سکوں۔ مگر مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ ایسی چیز ہے کہ کوئی انسان کسی کو نہیں دے سکتا۔ صرف خدا ہی دے سکتا ہے اور خدا ہی انسان کے اندر یہ بات پیدا کر سکتا ہے۔ جس طرح بینائی کوئی انسان کسی کو نہیں دے سکتا۔ ہاں اشاروں سے ایک اندھے کو سمجھا سکتا ہے کہ بینائی ایسی چیز ہوتی ہے جس کے ذریعہ بغیر آواز کے انسان دوسرے کو پہچان لیتا ہے۔ اب اگر اسے یک لخت یہ بات حاصل ہو جائے تو وہ سمجھ لے گا۔ کہ مجھے بینائی مل گئی ہے۔ اسی طرح اس کے متعلق بھی میں صرف اشارے ہی کر سکتا ہوں۔ اصل حقیقت نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ یہ بات قلب سے تعلق رکھتی ہے۔

(از خطبہ 2 دسمبر 1921ء)

○○○

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار چک R-223/9 ضلع بہاولنگر مورخہ 23-اپریل 97ء کی صبح کو وفات پا گئے موصوف ایک لمبے عرصہ سے بطور صدر جماعت احمدیہ خدمت کرتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

پروف ریڈنگ

ہمارے پروف ریڈرز خدا کے فضل سے نہایت محنت اور لگن سے پروف پڑھتے ہیں لیکن اس کے باوجود غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اگر ہمارے قارئین ہمیں پروف ریڈنگ کی غلطیوں کی طرف توجہ دلائیں تو ہم ان کے ممنون بھی ہوں گے اور غلطیاں درست کرنے کا بھی ہمیں موقع ملے گا۔

(ادارہ)

گمشدہ نقدی

○ مورخہ 97-5-10 کو ربوہ میں کسی جگہ ایک خاصی بڑی رقم گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے ہوں وہ براہ مہربانی دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

اعلان داخلہ احمدیہ ہوسٹل
بیوت الحمد کالونی ربوہ

○ بیرون ربوہ سے تعلق رکھنے والے احمدی طلباء کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ہوسٹل کا انتظام کیا ہے۔ جو طلباء ربوہ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

ربوہ کے کسی بھی تعلیمی ادارہ میں میٹرک / ایف اے / ایف ایس سی کے طلباء صدر صاحب جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی وسکنی مکانات وپلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 12- مئی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ سات سال کے بعد پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات ہو گئی۔ پاکستان کے وزیراعظم نواز شریف اور بھارت کے وزیراعظم آئی کے گجرال کے درمیان سارک سربراہ کانفرنس کے موقع پر 12- مئی کو مالدیپ کے دارالحکومت مالے میں یہ ملاقات ہوئی۔ دونوں وزرائے اعظم نے فوری باہمی رابطے کے لئے "ہاٹ لائن" قائم کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ دونوں سربراہ کسی مسئلے پر فوری گفتگو بذریعہ ٹیلی فون کر سکیں دونوں سربراہوں نے مسئلہ کشمیر سمیت تمام متنازعہ امور پر بات چیت کے لئے مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کرنے پر اتفاق کیا۔ نواز شریف نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان موجود تمام تنازعات حل کئے جائیں۔ جنوبی ایشیا کشیدگی، اسلحہ کی دوڑ اور دفاعی اخراجات میں اضافے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ دیرینہ مسائل انصاف کی بنیاد پر حل کرنے کا عزم کریں۔ انہوں نے سارک سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے ساتھ بات چیت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ تاکہ تصفیہ طلب مسائل پر بامقصد گفتگو جاری رہے۔ پاک بھارت تعلقات کی بہتری کا پورے خطے پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ غربت اور جہالت کی زنجیریں توڑ کر عہد نو کا مقابلہ کریں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے اپنے خطاب میں زیادہ زور جنوبی ایشیا کو محاذ آرائی سے پاک رکھنے پر دیا انہوں نے کہا کہ طویل عرصے سے ہمارے وسائل تنازعات کی نذر ہو رہے ہیں۔ ہمیں اپنی توانائیاں عوام کے معیار زندگی بلند کرنے پر خرچ کرنا ہوں گی وقت آگیا ہے کہ تلخ ماضی کو بھول جائیں۔ تجارت کے فروغ کے لئے ہمیں رکن ممالک کے معاشی ڈھانچوں کی خوبیوں اور خامیوں کو بھی مدنظر رکھنا ہو گا۔ ٹیرف کی شرح میں کمی اور خاتمے کے ساتھ "نان ٹیرف" رکاوٹیں بھی ختم کرنا ہوں گی۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میں بھارت سے تجارت کے خلاف نہیں ہوں۔ کیونکہ اس کا فائدہ دونوں ملکوں کو ہو گا۔ یورپ سے سامان مہنگا آتا ہے۔ زرمبادلہ بھی خرچ ہوتا ہے۔ بھارت سے چند دنوں میں سستا مال لیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسائل کے پرامن حل کے لئے سیاسی قدم اٹھانا ہو گا۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ خصوصی عدالتیں بنا کر دہشت گردوں کو سرعام لٹکایا جائے گا۔ دہشت گردوں کے لئے پنجاب کی زمین تنگ کر دی جائے گی۔ اشرف مارتھ کا قتل پوری قوم کا المیہ ہے۔ آئندہ کسی پولیس افسر کو اس کے ضلع تو کیا ڈویژن میں بھی تعینات نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پورا ملک دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے۔

○ نگران دور کے وزیراعلیٰ کے سابق مشیر، پنجاب گروپ آف انڈسٹریز کے چیئرمین اور معروف صنعت کار محمود بھٹی کو سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے جنازہ میں سابق نگران وزیراعظم ملک معراج خالد، سابق نگران وزیراعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات اور نوابزادہ نصراللہ سمیت متعدد سیاستدانوں اور صنعت کاروں نے شرکت کی۔ ان کو پراسرار انداز میں قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کی لاش 4 دن کی گمشدگی کے بعد ان کے گھر سے ملحقہ ایک خالی مکان میں سے برآمد ہوئی۔ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو چند دن قبل قتل کر کے وہاں ڈال دیا گیا۔ وہ پام آئل سکینڈل میں ضمانت پر رہا تھے ایک غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق وہ ایف آئی اے کی زیر حراست تھے۔ پولیس سرگرمی سے ان کے قتل کی تفتیش کر رہی ہے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے تین ماہ پرانی ایگزٹ کنٹرول لسٹ اخبارات کو جاری ہونے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اس لسٹ کے مطابق موجودہ سپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی کے بھی بیرون ملک جانے پر پابندی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ لسٹ مجھے بتائے بغیر جاری کی گئی۔ اس فہرست میں بے نظیر بھٹو، چیف سیکرٹری سندھ، سعید مہدی سمیت 123 اہم شخصیات کے نام شامل ہیں۔

○ تین ماہ پرانی ایگزٹ کنٹرول لسٹ دوبارہ جاری کرنے پر مسلم لیگی ارکان نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بیوروکریسی میں شامل بعض عناصر سیاسی ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی سے ٹیلی فون پر بات چیت کی اور زلزلے کے نقصانات پر اظہار افسوس کیا۔ اور اپنے سفارت خانے کو فوری امدادی اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں جاری ہونے والے کلاشنکوف اور ٹرپل ٹو کے لائسنس منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے تحت پندرہ ہزار لائسنس ختم ہو جائیں گے۔ عوام کو معاوضہ دیا جائے گا۔ آئندہ پرمٹ نہیں ملیں گے۔ اسلحہ رضاکارانہ طور پر واپس نہ کرنے والوں کے خلاف خصوصی مہم چلا کر سزائیں دی جائیں گی۔ تین حساس اداروں نے اپنی رپورٹوں میں کہا ہے کہ بے نظیر دور میں جرائم پیشہ افراد کو اسلحہ جاری کیا گیا جو آج کل دہشت گردی میں استعمال ہو رہا ہے۔ ناجائز اسلحہ کے خلاف مہم اور نمائش پر پابندی کا اعلان ایک دو روز میں ہو جائے گا۔ حکومت دہشت گردی کا شکار ہونے والوں کے لواحقین کی امداد کے لئے خصوصی سیل بنا رہی ہے۔

○ ایران میں محرم کے جلوسوں میں تعزیہ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اسلامی پروپیگنڈہ کی سرکاری تنظیم کے صدر محمد محمدی عراقی نے تہران میں کہا کہ یہ عمل شیعہ مسلک کے مطابق نہیں۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دہشت گردی کے کیسوں کی روزانہ سماعت ہوا کرے گی۔ اڑھائی ہفتوں میں فیصلہ سنا دیا جائے گا۔ حکومت انٹیلی جنس کا نظام بہتر بنا رہی ہے۔ پنجاب میں متحرک دہشت گردوں کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد نہیں۔ سپاہ محمد اور سپاہ صحابہ سے یکساں سلوک کیا جا رہا ہے۔ دونوں کے گرفتار افراد کی تعداد برابر ہے۔

○ نو اور دس محرم کو موٹر سائیکل چلانے پر مکمل پابندی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے حساس اداروں اور دیگر محکموں میں فقہ جعفریہ کے ملازمین کو دس روز کی رخصت دے کر گھروں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب کے 14 شہر فوج کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

○ نو اور دس محرم کو محرم الحرام کے ماتمی جلوسوں کے راستے میں تمام تجارتی مراکز کو بند رکھنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ فرقہ وارانہ تصادم کو روکنے کے لئے انتظامیہ اور پولیس کو فری ہینڈ دے دیا گیا ہے۔ فوج بھی الرٹ رہے گی۔ ماتمی جلوسوں کے راستے میں دکانوں اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھنے پر بھی پابندی ہو گی۔ حکم نامہ پنجاب بھر کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو بھجوا دیا گیا ہے۔

○ برطانوی حکومت مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے متحرک ہو گئی ہے۔ نئے برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر امریکہ کے صدر کلنٹن سے بھی تعاون طلب کریں گے۔ دونوں کے درمیان ملاقات لندن میں اس ماہ کے آخر میں ہو گی۔ لیبر پارٹی کشمیر کو بھارت سے الگ قرار دیتے ہوئے مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل کرانا چاہتی ہے۔ لیبر لیڈر نے کہا ہے کہ ہم مسئلہ کشمیر پر امریکہ کے تعاون سے واضح قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ میں بھی ملاقات ہو گی وزیر خارجہ رابن کک بین الاقوامی ایجنڈے کے حوالے سے مسئلہ کشمیر کو سرفہرست قرار دے چکے ہیں۔ اور پارٹی پالیسی کے حوالے سے مسئلہ کشمیر کے حل میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔

○ برطانوی اخبار سنڈے ٹیلی گراف نے لکھا ہے کہ بے نظیر بھٹو برطانیہ میں سیاسی پناہ حاصل کرنے والی ہیں۔ اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے بچوں کے سکولوں کا انتخاب کرنے کے لئے لندن کا خفیہ دورہ کیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مکمل ہڑتال کی گئی۔ کشمیری رہنماؤں نے دہلی میں تادم مرگ بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ہڑتال دو دن جاری رہے گی۔ کاروباری ادارے سکول بنک اور کالج بند رہے۔ گاڑیوں کی آمدورفت معطل رہی۔

○ سارک سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ آزاد تجارتی خطے کے لئے سارک ممالک کو محصول میں زیادہ رعایتیں دیں گے۔

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان: 211806۔ رہائش شہر 211883
رہائش گاؤں: 22238

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
رحمت بازار صبح 9½ تا 1½ بجے
شام 5½ تا 8½ بجے
دارالیمن وسطی صبح 8 تا 9 بجے
ناغہ ختم کر دیا گیا ہے
فون نمبر 211186
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937ء
ڈاکٹر مسرور احمد کریم بھٹی
Qualified Homoeopath
فون یا خط سے بھی مشورہ یا دوائی منگوا سکتے ہیں

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اطہر احمد فون: 212868

فیصل آباد سے بھی کم نرخوں پر جرمن اور مسعود کی ہومیوپیتھک ادویات کی
خرید کا واحد مرکز
فرحت کلینک اینڈ سٹورز کراچیکی روڈ ربوہ